

## 12527- سجدہ سو کے اسباب

سوال

نمازی کے لیے نماز میں سجدہ سو کب کرنا مشروع ہے؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس دین کامل کے محاسن میں سے ہے کہ اس نے ان کی عبادات میں جو غلط اور نقصان پیدا ہوتا ہے جس سے مکمل طور پر بچا ممکن نہیں اسے یا تو نوافل کے ذریعہ یا پھر استغفار وغیرہ کے ساتھ پورا کرنا مشروع کیا ہے۔

ان کی نمازوں میں پیدا ہونے والے نقصان اور اس کی کمی و کوئی تباہی پوری کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سجدہ سو مشروع کیا ہے؛ لیکن یہ کچھ خاص امور کو پورا کرنے کے لیے مشروع ہے، ہر چیز کو سجدہ سو پورا نہیں کرتا، یا ہر چیز کے لیے سجدہ سو مشروع نہیں۔

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے سجدہ سو کے اسباب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

نماز میں سجدہ سو کے اجمالی طور پر تین اسباب ہیں:

1- زیادہ۔

2- نقصان۔

3- شک۔

زیادہ: مثلاً انسان رکوع یا سجدہ یا پھر قیام یا پیٹھ زیادہ جائے۔

نقصان: مثلاً انسان کسی رکن میں کمی کر دے یا پھر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ناقص رہے۔

شک: نمازی کو ادا کردہ نماز میں تردد ہو کیا کتنی ادا ہوئی ہے، تین یا چار رکعت۔

اگر کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر عمار کو عیام زیادہ کرے یا زیادہ بار پیٹھ جاتے تو اس کی نماز باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ اس نے زیادتی کی ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتاتے ہوئے طریقے کے علاوہ کسی اور طرح نماز ادا کی ہے؛ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ:

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)۔

لیکن اگر وہ بھول کر نماز میں زیادتی کر لے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی، لیکن سلام کے بعد سجده سوکرنا ہو گا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں ایک دن دور رکعت کے بعد سلام پھیر دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کا بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی مانندہ نمازوں پڑھائی اور سلام پھیر کر دو سجدے کئے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (482) صحیح مسلم حدیث نمبر (573).

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعت پڑھادیں، جب نماز سے فارغ ہونے تو آپ سے عرض کیا گیا:

کیا نماز زیادہ کرو دی گئی ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟

صحابہ نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہیں !!

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں اکٹھے کر کے قبل رخ ہو کر دو سجدے کئے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (404) صحیح مسلم حدیث نمبر (572).

اور نماز میں کمی اور نقصان کے متعلق یہ ہے کہ اگر انسان نماز کے رکن میں کمی کر دے تو یہ درج ذیل حالتوں سے خالی نہیں:

یا تو دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچنے سے قبل اسے یاد آجائے، تو اس وقت اسے واپس پلٹ کر وہ رکن اور اس کے بعد کو مکمل کرنا لازم ہو گا۔

یا پھر دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر اسے یاد آئے، تو اس صورت میں اس کی دوسری رکعت اس رکن کے بدلتے میں ہو گی جو اس نے ترک کیا تھا، چنانچہ وہ اس کے بدلتے ایک رکعت اور ادا کرے گا، ان دونوں حالتوں میں سلام کے بعد سجده سوکیا جائیگا۔

اس کی مثال درج ذیل ہے:

ایک شخص پہلی رکعت میں ایک سجده کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوانہ تو پیٹھا اور نہ ہی دوسرا سجده کیا، اور جب قرآن کرنا شروع کی تو اسے یاد آیا کہ نہ تو وہ دونوں سجدوں کے مابین پیٹھا ہے، اور نہ ہی اس نے دوسرا سجده کیا ہے، تو اس وقت وہ واپس پلٹ کر دوں سجدوں کے مابین بیٹھے اور پھر سجده کر کے اپنی باقی مانندہ نماز مکمل کرے، اور سلام کے بعد سجده سوکرے گا۔

اور دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر یاد آنے والے کی مثال یہ ہے کہ:

پہلی رکعت میں وہ ایک سجده کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرا سجده نہ کیا اور نہ ہی دونوں سجدوں کے مابین پیٹھا، لیکن اسے یا اس وقت آیا جب وہ دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان پیٹھا، تو اس حالت میں اس کی دوسری رکعت پہلی رکعت شمار ہو گی، اور وہ اپنی نماز میں ایک رکعت زیادہ ادا کر کے سلام پھیرنے کے بعد سجده سوکرے گا۔

اور کسی واجب میں نقص ہونے کی صورت یہ ہے کہ:

چنانچہ اگر کسی واجب میں نقص رہ جائے اور اس کی بجائے اسے اگلی بجائے منتقل کر دے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

مثلاً وہ سجدہ میں سچان ربی الاعلیٰ بھول جائے، اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو اس نے بھول کر نماز کے واجبات میں سے ایک واجب ترک کر دیا؛ چنانچہ وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سوکرے گا، کونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تشدید ترک کی تو اپنی نماز جاری رکھی تھی اور واپس نہیں بیٹھے، اور انہوں نے سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سوکیا تھا۔

اور شک زیادتی اور نقصان میں تردود کو کہتے ہیں: اس کی مثال یہ ہے:

آیا اس نے تین رکعت ادا کی یا چار، اس صورت کی دو حالتیں میں:

یا تو اسے زیادہ یا نقصان میں سے کسی ایک راجح ہو گی، تجویز طرف اسے راجح معلوم ہوا س پر نماز کی بناؤ کر کے نماز مکمل کرے، اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سوکرے۔

یا پھر اس کے نزدیک نقصان اور زیادتی میں سے کوئی بھی راجح نہیں؛ تو اسے یقین پر عمل کرنا چاہتے ہیں جو کہ کم رکعات ہیں، اس پر وہ اپنی نماز مکمل کرتے ہوئے سلام سے قبل سجدہ سوکرے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ: ایک شخص نے ظہر کی نماز ادا کی اور تیسری رکعت میں اسے شک ہوا کہ آیا وہ تیسری رکعت میں ہے یا چو تھی میں؟ اور اس کے نزدیک تیسری رکعت راجح ٹھری تو وہ ایک رکعت ادا کر کے سلام پھیر کر سجدہ سوکرے۔

اور اگر دونوں چیزیں برابر ہوں تو اس کی مثال یہ ہے کہ:

ایک شخص ظہر کی نماز ادا کر رہا ہے اور اسے شک ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چو تھی؟ اور اس کے نزدیک یہ راجح نہیں کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چو تھی؛ تو وہ یقین پر بناؤ کرے یعنی کم رکعات پر اور اسے تیسری رکعت بناتے ہوئے چو تھی رکعت ادا کر کے سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سوکرے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی واجب رہ جائے، یا پھر رکعات کی تعداد میں شک ہو اور دونوں میں سے کچھ راجح ہو تو سجدہ سوسلام سے قبل کیا جائیگا۔

اور نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی یا پھر شک کی صورت میں دونوں وجوہ میں سے ایک راجح ہو تو سجدہ سوسلام کے بعد کیا جائیگا۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیع ابن عثیمین (14/14-16).

واللہ اعلم۔